یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

(Registered. L. No. 352)

اہلحدیث

امرتسر

ہیں جو برگزیدہ مصطفےٰ کی گفتار ۔ مت دیکھ کسی کا قول و کردار
بر عمل ہے تو نقل کیا ہے ۔ یاں وہم و خطا کی دخل کیا ہے

جلد نمبر ۵ ۔ نمبر ۸

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے گر نا پسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔۔ عہ
والیان ریاست سے ۔۔ عہ
روسا و جاگیرداران سے ۔۔ عہ
عام خریداروں سے ۔۔ ۲ ۱/۲ ر
ششماہی ۔۔ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

امرتسر ۔ مورخہ ۲۱ ذی قعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء ۔ یوم الجمعہ

منکرین حدیث کے حملے اور جواب

لاہور کی اہلقرآن پارٹی نے آجکل احادیث پر بے طرح زہر اگلنا شروع کیا ہوا ہے ۔ کئی ایک پرچوں میں متواتر مضامین اسی قسم کے نکل رہے ہیں انکو ہم بھی آج سے سلسلہ وار اُن کے جواب کی طرف توجہ کرتے ہیں ۔ بڑا پرزور مضمون انکا ہم پہلے لکھتے ہیں اُس سے بعد علی الترتیب لکھینگے ۔ انشاءاللہ ۔ کیونکہ اہلحدیث کا پہلا فرض بے حدیثوں سے مقابلہ کرنا ہے ۔ حسب دستور انکی ساری عبارت نقل ہے آپ لکھتے ہیں :۔

بے زمانہ رسول اللہ میں کتب احادیث ہی بھی غیر قرآن کے لکھنے کی ممانعت

قائلین احادیث اس بات کو تسلیم کرینگے اور کیوں نہ کریں جب انکی معتمد علیہ حدیثی کتابوں میں لکھا ہوا موجود ہے کہ پیغمبر خدا نے حکم دیدیا تھا لا تکتبوا عنی سوی القرآن کہ مجھ سے قرآن مجید کے سوا کچھ نہ لکھو اس ممانعت کی وجہ جو اہلحدیث بیان کرتے ہیں وہ کسی وجہ سے بھی سماعت کے قابل نہیں کہتے ہیں کہ اُسوقت یہ خوف تھا کہ قرآن کے ساتھ حدیث رل نہ جائے ۔ بھلا آجتک دوسری جسقدر کتابیں ہیں اُن کے حاشئے تشریح تفسیریں کبھی متنوں کے ساتھ ملگئی ہیں اور اس خوف سے کبھی کوئی شخص کسی کتاب کی تفسیر و تشریح کرنے سے رکا ہے ۔ پھر اگر یہی وجہ ہوتی تو جہاں آپنے نہیں کی تھی وہاں یہ امر بھی ضرور کرتے کہ میرے بعد جب ایک زمانہ گزر جائے تو حدیثوں کو لکھنا لیکن جب آپنے ایسا نہیں فرمایا تو از روئے انصاف و ایمان کہا جاویگا کہ حدیث کے جمع و تالیف کرنے والوں نے خلاف پیغمبر کیا یا اطاعت ؟ خواہ انکی نیت کیسی ہی اطاعت و ہمدردی کی کیوں نہ ہو پس یہ وجہ تو سراسر غلط ہے ۔ البتہ ایسا کہیں تو قرین قیاس ہے کہ پیغمبر صاحب سلام علیہ کو چونکہ محض قرآن مجید کے پہونچانے کا خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم تھا جسکے بغیر اُن پر کوئی وحی بھی نہیں ہوتی تھی اور انکو پاس سے کوئی مسئلہ گھڑ کر بنانے کے تو آپ مطلق مجاز تھے ہی نہیں ۔ اس لئے آپنے خیال کیا ہوگا کہ اگر لوگ مجھ سے قرآنی مضامین کو غیر قرآنی الفاظ میں لکھ لیجا یا کرینگے تو

اطلاع :۔ گم شدہ پرچہ پہلی اور دوسری ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت ۔ مگر تیسری ہفتہ قیمت ارسال از ۲ ر فی پرچہ ۔ اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ساتھ لکھنا چاہئے ۔ منیجر

کسی وقت یہ الزام لگایا جائیگا کہ پیغمبر خدا بعض باتیں قرآن مجید کے بغیر بھی بتا کرتے تھے جس سے میری بلاکم وکاست پیغام رسانی میں نقص وارد ہوگا۔

پس پیغمبر خدا کے زمانہ میں تو کتب احادیث کا وجود اسلئے موجود نہ ہوا کہ حدیث کی تالیف کرنیوالی کو اسوقت بحسب حکم رسول اللہ منافق قرار دیا جاتا۔ اور اسکا اصل سبب یہی تھا کہ قرآن مجید جو دین میں ہر طرح کافی ووافی ہے۔ لوگوں کے پاس لکھا ہوا موجود تھا۔

زمانہ پیغمبر کے بعد صحابہ کے زمانہ میں بھی حکم پیغمبر کے مطابق تالیف کتب احادیث کی ممانعت رہی جیسا کہ کتب احادیث میں موجود ہے دخل زید بن ثابت علی معاویۃ فسالہ عن حدیث فامر انسانا یکتب فقال لہ زید ان رسول اللہ صلعم امرنا ان لا نکتب من حدیثہ فمحاہ (سنن ابو داؤد کتاب العلم) یعنی زید بن ثابت معاویہ کے پاس آئے اور ان سے ایک حدیث پوچھی انہوں نے کسی کو حکم دیا کہ وہ اسکو لکھ لے۔ اس پر زید نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ہمکو حکم دیا تھا کہ ہم آپکی حدیثیں سے کچھ نہ لکھیں اور جو لکھا تھا اسکو مٹا دیا۔ محب طبری نے ریاض النضرۃ میں اور ملا علی متقی نے کنز العمال میں اور حافظ عماد الدین نے مسند صدیق میں بروایت حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری کے عائشہ کی روایت سے یہ لکھا ہے کہ میرے والد یعنی ابو بکر صدیق نے پانچسو حدیثیں پیغمبر خدا صلعم کی جمع کی تھیں۔ پس ایکرات وہ نہایت بےچین ہوئے اور صبح سے زیادہ مغموم میں نے پوچھا کہ پریشانی کا سبب کیا ہے تو آپنے کہا کہ وہ حدیثیں جو میں نے جمع کی تھیں سے آ۔ جب میں لے گئی تو آگ منگا کر انہیں جلا دیا۔ جب میں نے اسکا سبب پوچھا تو کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ شاید میں مرجاؤں اور یہ حدیثیں میرے پاس رہجائیں اور شاید میں نے اعتبار ان آدمیوں کا روایت میں کیا ہو جو درحقیقت لائق اعتبار نہوں اور وثوق ان باتوں کا کرلیا ہو جو در اصل صحیح نہوں۔ (تہذیب الاخلاق ۳۵۔ ۳۴۸ھ)

ابو بکر صدیق کا ایسا خیال کرنا کہ مجھکو راویوں کی ثقاہت پر اعتبار نہیں انکی روایتوں کی صحت کا یقین ہے۔ آیات ذیل کے عین موافق ہے۔

(۱) وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ (پ ۱۱۔ ع ۱۲)

(۲) وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ (پ ۲۸ع ۱۳)

ان آیات سے یہ بات بڑی صراحت سے ثابت ہے کہ اپنے زمانہ پھر اپنے شہر کے رہنیوالے لوگوں میں جو لوگ منافق تھے انکی پیغمبر خدا سلام علیہ کو خبر نہ تھی کہ یہ منافق ہیں پس جب آپکا یہ حال تھا تو ابو بکر صدیق کیوں عجز کا اعتراف نہ کرتے کہ مجھکو راویوں کی ثقاہت اور انکی روایت کی صحت کا علم نہیں ہے اس وجہ کے علاوہ دوسری وجہ وہ ہو سکتی ہے جو زید بن ثابت نے معاویہ کو بتائی تھی۔ کہ حدیث کو لکھنے کی پیغمبر خدا سے ممانعت ہو چکی ہے (لا تکتبوا عنی سوی القرآن)۔

ان روایات سے اہلحدیث کے سامنے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ پیغمبر خدا سلام علیہ اور آپکے مخلص اور مومن صحابہ اس بات کے سخت مخالف تھے۔ کہ حدیثیں (یعنی بعض وہ الفاظ جو شاذ و نادر کسی موقع پر پیغمبر خدا سے قرآنی مضامین بغیر قرآنی الفاظ میں صادر ہوئے) لکھی اور جمع کیجائیں۔ سو موجودہ زمانہ میں جو شخص کتب احادیث کو دیکھنا مکروہ خیال کرتا یا انکو جلا دینے کے قابل سمجھتا ہے وہ بلاشبہ پیغمبر خدا کے ارشاد کی تعمیل کرتا اور ابو بکر کی پیروی کرتا ہے پس جو لوگ ایسے شخص کو برا کہتے ہیں وہ خود برے ہیں۔ جو پیغمبر خدا اور صحابہ کا خلاف کرتے اور اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں؟

(اشاعۃ القرآن بابت یکم نومبر و یکم دسمبر)

جواب۔ اہل قرآن سے تو ایسے مضامین کا شائع ہونا تعجب نہیں۔ تعجب بلکہ حیرانی تو یہ ہے کہ اہلحدیث کے مقابلہ پر اخبار اہل فقہ میں بھی کئی ایک مضامین اس عنوان سے نکل چکے ہیں گو ایسے مضامین لکھنے ان کے مذہب کے خلاف تھے تاہم انہوں نے محض اہلحدیث کے مقابلہ کے لئے اپنے مذہب کی بھی پرواہ نہ کی۔ (اف)

اس سارے مضمون کا لب لباب دو ہی باتیں ہیں ایک تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حدیث لکھنے سے منع فرمانا۔ دوئم حضرت ابو بکر صدیق کا احادیث کو جلا دینا۔ امر اول کا جواب تو خود صحیح بخاری سے ملتا ہے امام بخاری نے ایک باب لکھا ہے۔ کتابۃ العلم اس میں کئی ایک حدیثیں اس مضمون کی لائے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث لکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ ایک حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی لائے ہیں کہ ان کے پاس چند احکام حدیثیہ لکھے ہوئے تھے ایک حدیث مرفوع لائے ہیں جس میں مذکور ہے کہ آں حضرت نے فتح مکہ کے دنوں میں ایک خطبہ پڑھا جس میں بہت سے مسائل حدیثیہ بیان فرمائے اسپر ایک شخص یعنی ابو شاہ نے عرض کیا کہ اکتب لی یا رسول اللہ اے حضرت مجھ کو یہ خطبہ لکھوا دیجئے حضور نے فرمایا اکتبوا لابی فلان اسکو لکھدو۔ ایک حدیث یہ بھی لائے ہیں کہ حضرت

ahmadimuslim.de

ابوہریرہ کہتے تھے کہ صحابہ میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ حدیثیں نہیں جانتا سوائے عبداللہ بن عمر کے کیونکہ وہ حدیثوں کو لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں لکھا کرتا تھا۔ ان روایات صحیحہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ صحابہ میں احادیث کے لکھنے کا دستور بھی تھا یاد کرنیکا عام تھا۔ پس معترض کا یہ کہنا صحیح نہ ہوا کہ :۔

"آپ (حضرت) یہ بھی فرماتے کہ میرے بعد جب اتنا زمانہ گذر جائے۔ تو حدیثوں کو لکھنا لیکن جب آپنے ایسا نہیں فرمایا تو کہا جائیگا کہ احادیث کے جمع کرنے والوں نے خلاف پیغمبر کام کیا"

کیا یہ نادرقتی پر مبنی ہے یا واقفی پر۔ زمانہ کی قید کیا ہوتی جبکہ خود حکم دیکر حدیثوں کو لکھوایا تو اس سے زیادہ کیا چاہیئے تھا ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ❊ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی روایت اگرچہ ان کتابوں میں ہے۔ لیکن اصول محدثین کے ساتھ غلط ہے کیونکہ حضرت صدیق نے جن روایتوں کو جلایا وہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو وہ آنحضرت کے زمانہ میں راویان کلام سے سُنی ہونگی۔ یا بعد انتقال آنحضرت کے۔ اگر آنحضرت کے زمانہ میں سُنی تھیں تو حضور کی زندگی میں حضور سے استفسار کیوں نہ فرمایا حالانکہ صدیق کی شان یہ تھی کہ ہمیشہ آپکے ساتھ رہتے تھے۔ ہر بات کو بچشم خود ملاحظہ کرتے۔ ہر بات کو بگوش خود سُنتے تھے۔ پھر انکو کیا مشکل تھا کہ خود حضور سے تصدیق فرما لیتے۔ علاوہ اس کے دونوں صورتوں میں (خواہ آنحضرت کی زندگی میں خواہ بعد انتقال سُنی تھیں) ضرور ہے کہ اُن روایات کے راوی اصحاب رسول اللہ ہونگے کیونکہ صدیق اکبر بعد آنحضرت کے کل اڑھائی سال زندہ رہے تھے وہ زمانہ تو صحابہ کا تھا حالانکہ محدثین کا یہ ایک مسلمہ اصول بمنزلہ اصول موضوعہ کے ہے کہ الاصحاب کلھم عدول یعنی صحابی سب ثقہ و معتبر ہیں یہی وجہ ہے کہ مرسل حدیث کو جمہور محدثین سند نہیں مانتے مگر صحابی کی مرسل کو سب مانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ صحابی نے جس سے سُنا ہوگا وہ بھی تو صحابی ہوگا اور صحابہ تو سب عدول اور ثقہ ہیں پھر اُس کے قبول کرنے میں کیا تردد ہے۔ پس حضرت صدیق اکبر نے ایسی روایات کو جو صحابہ سے اُنکو پہونچی تھیں نا معتبر کیوں سمجھنا تھا۔ جو آیات آپنے پیش کی ہیں وہ منافقوں کے حق میں ہیں جنکا علم بعد میں آنحضرت کو حاصل ہوگیا تھا۔ قرآن مجید میں اُسکا مجمل اشارہ ہے چنانچہ ارشاد ہے فاحذرھم (منافقوں سے بچتے رہو) بچنے کا حکم بھی اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب اُنکا علم ہو۔ حدیثوں میں بالتصریح آتا ہے کہ حضور پیغمبر خدا نے منافقوں کے نام بھی بتلا دیئے تھے اور وہ عام طور پر ممتاز تھے۔ پس ایسوں سے اگر صدیق نے روایت سُنی ہوتی تو بحکم قرآنی اِذَا جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَیَّنُوْا (بے دینوں کی روایت مشکوک تحقیق کر لیا کرو) ضرور تحقیق کرتے بے تحقیق کئے کیونکر لے سکتے تھے؟ ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں اگرچہ کتب حدیث میں ہے۔

واضح ہو کہ کتب حدیث دو قسم پر ہیں ایک ملتزم الصحت ہیں دوسری غیر ملتزم الصحت۔ ملتزم الصحت اُنکو کہتے ہیں جنکے جامعین اپنے ذمہ یہ بات لیں کہ اس کتاب میں کوئی روایت ایسی نہ درج کرینگے جو ہماری تحقیق سے صحیح نہو۔ اسکی مثال میں صرف صحیح بخاری اور مسلم ہی کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ غیر ملتزم الصحت بھی دو قسم پر ہیں ایک وہ ہیں جنمیں ہر قسم کی روایات ہوں مگر اُن کی تمیز کر دی گئی ہو کہ یہ صحیح ہے یہ ضعیف ہے۔ جیسے ترمذی ابوداؤد وغیرہ۔ دوسری قسم وہ ہیں جنمیں ہر قسم کی حدیثوں کو سند سے تو بیان کیا جاتا ہے مگر صاحب کتاب اپنی تحقیق کا اظہار نہیں کرتا بلکہ سند پیش کر کے اہل علم پبلک کی رائے پر چھوڑ دیتا ہے جیسے ابن ماجہ وغیرہ۔ یہ تینوں قسم اعتبار اور عدم اعتبار میں بھی مختلف مراتب رکھتے ہیں۔ یعنی قسم اول۔ دوئم سے اقدم ہے اور دوئم سوم سے۔ ہاں قسم سوم میں کسی حدیث کا ہونا مستلزم اس بات کا نہیں ہے کہ وہ حدیث ضرور صحیح ہی ہے۔ کیونکہ وہ احادیث صحیحہ ہی کا مجموعہ نہیں بلکہ اُنمیں ہر قسم کی روایات ہیں۔ صحیح۔ ضعیف۔ بلکہ موضوع بھی۔

یہ اقسام ثلاثہ بھی اُن کتب احادیث کی ہیں جنمیں احادیث کو با سند بیان کیا ہو لیکن جن کتابوں میں احادیث کو بے سند بیان کیا گیا ہو جیسے مشکوٰۃ یا کنز العمال وغیرہ ان کی شان تو اور بھی بہت ادنٰے ہے جبتک کسی معتبر مخرج (یا سند بیان کرنیوالے) مصنف کا نام نہ لیں۔ کسی حدیث کا محض ان کتب میں درج ہونا ہی کافی نہیں۔

علامہ ولی اللہ خطیب مقدمہ مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں :۔

ولما سلک رضی اللہ عنہ طریق الاختصار وحذف الاسانید تکلم فیہ بعض النقاد وان کان نقلہ وانہ من الثقات کالاسناد لکن لیس فیہ اعلام کالاغفال۔

علامہ بغوی مصنف مصابیح نے جو احادیث کو بے سند بیان کیا تو علامہ خطیب ممدوح لکھتے ہیں کہ مصنف مصابیح نے چونکہ احادیث کی اسناد کو حذف کر دیا تھا سو نقاد محدثین نے اُن احادیث پر اعتراضات کئے۔ پھر علامہ خطیب لکھتے ہیں اگرچہ مصنف کی علو شان کی وجہ سے یہ کہا جا سکتا کہ چونکہ مصنف بڑے پایہ کے ہیں کسی حدیث کو انکا نقل کرنا ہی بمنزلہ سند کے ہے۔ تاہم خطیب ممدوح بڑی صفائی سے تسلیم کرتے

ahmadimuslim.de

ہیں کہ) بے سند کلام باسند کے برابر نہیں ہے۔

نتیجہ ضمنی - افسوس ہو کہ آجکل کے بعض اہلحدیث بھی باوجود اہلحدیث بلکہ محدث کہلانے کے بے سند کتب احادیث تو کیا کتب تفاسیر کی روایات پر بھی ایسے جم جاتے ہیں کہ انہی روایات پر مذہب کی تفریق قائم کر لیتے ہیں۔ جو اُن روایات کا خلاف کرے یا اُن کو تسلیم نہ کرے یا اُنکی صحت کا قائل نہ ہو کر پرواہ نہ کرے اُن کی نسبت وہ وہی فتوے دیتے ہیں جو منکرین حدیث کے لئے اُن کے ہاں تیار رہتا ہے۔ حالانکہ روایات تفسیریہ کی نسبت محققین کی رائے وہی ہے جو علامہ ابن خلدون نے مقدمہ تاریخ میں ظاہر کی ہے کہ:-

ان التفاسیر مملوءۃ بالغث والثمین

اور ایسی مخلوط روایات کو بلا تنقید کبھی کسی محدث نے مدار فتوی نہیں بنایا۔ ہاں بنایا ہے تو آج کل کے مفتیوں نے جنکو فتووں کا بہت بڑا حصہ دخل خارج ہی سے متعلق ہے۔ آہ ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا؟ ✤ یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

خیر یہ تو ایک ضمنی نتیجہ تھا جو بیان ہوا۔ اصل بات یہ ہے کہ محدثین چونکہ ایک آزاد گروہ ہے جنکی تعریف میں قومی شاعر (حالی) نے بھی صاف اقرار کیا ہے کہ ؎

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا | لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا | کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا

کئے جرح و تعدیل کے وضع قانوں
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں

اسی دھن میں آساں کیا ہر سفر کو | اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازن علم دین جس بشر کو | لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو

پھر آپ اسکو پرکھا کسوٹی پہ رکھکر
دیا اور کو خود مزا اسکا چکھکر

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا | مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا | ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا

طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

ایسا آزاد گروہ جنکی شان یہ ہو کہ واقعات صحیحہ پبلک کی روشنی میں لاؤ تاکہ پبلک کو خود صحیح رائے قائم کرنیکا موقع حاصل ہو سکے کیونکر یہ باور کر سکتا ہے کہ ایک روایت بلا سند کسی کتاب میں لکھی ہو خصوصًا ایسی روایت جو اصول مسلمہ کے بھی برخلاف ہو اُسپر تمام مذاہب کی بنیاد رکھی جائے۔ غور سے سُنئے ثبت العرش ثم انقش (پہلے بنیاد رکھو پھر عمارت بناؤ)۔

مَیں امید کرتا ہوں کہ معترض کا جواب کافی ادا ہو گیا ہوگا۔ اگر کوئی کمی ہوگی تو یار زندہ صحبت باقی ✤

مرزا صاحب قادیانی اور آریہ سماج لاہوری

ہم نے اہلحدیث مورخہ ۲ دسمبر میں لاہور کی مذہبی کانفرنس کی نسبت لکھا تھا کہ آریوں نے عام اشتہار دیکر مسلمانوں کے کسی عالم کو وقت نہیں دیا۔ بلکہ صرف مرزا صاحب کو منتخب کیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہو کہ آریوں نے مرزا صاحب کے انتخاب میں اپنا فائدہ یہ سمجھا ہے کہ چونکہ مرزا عموماً ہر ایک جگہ اسلامی ثبوت اور قرآنی الہام بتلانے کے موقع پر بھی اپنی ذات خاص کو بطور نمونہ اسلام کے پیش کیا کرتے ہیں اور آپ کی ذات خاص کا تمام سب لوگوں کو معلوم ہے اور جمہور انام اسپر متفق ہیں کہ ؎

رسول قادیانی کی رسالت ✤ جہالت ہے جہالت ہی جہالت

اس لئے جو لوگ اس سنہرے اصول سے واقف ہیں کہ پیڑ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے انکو اس نمونہ (مرزا) سے اسلام کی حقیقت بھی ایسی ہی معلوم ہوگی اور وہ کہہ اُٹھینگے کہ ؎

تا دیدہ ویوسف را شنیدہ ✤ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

یہ تھا راز پنہانی جسکی وجہ سے آریہ سماج لاہور نے سخت بد دیانتی اور بد عہدی کی اور مسلمانوں کی حق تلفی کی بھی پرواہ نہ کی۔ الحمد للہ کہ ایک حد تک ہمارا خیال صحیح ثابت ہوا۔ الحکم قادیانی ۱۰ دسمبر میں مرزا جی کے مضمون کا خلاصہ دیتی ہوئی اڈیٹر الحکم بڑے فخر سے لکھتا ہے کہ:-

"کھلے کھلے الفاظ میں فرمایا کہ امتیازی نشان جو الہامی کتاب میں ہونا چاہئے وہ صرف قرآن مجید میں ہے اور اس کے ثبوت میں ظاہر فرمایا کہ قرآن مجید میں یہ طاقت ہے کہ اُسکا سچا پیرو خدائی طاقت کے نمونہ معجزات کے رنگ میں دکھاتا ہے اور اس کے لئے اپنے باوجود وجود کو پیش کیا اور اُن کثیر التعداد نشانات اور معجزات میں سے بعض کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالےٰ نے

ahmadimuslim.de

آپ کے ہاتھ پر ظاہر فرماتے ہیں" (الحکم مذکور صفحہ کالم ۲)

(اس اقتباس سے ہمارا خیال بالکل صحیح ثابت ہوا کہ آج سے پہلے ہم نے بھی کوئی الہامی بڑ مار دی ہوتی تو کون تھا کہ ہماری اس الہام کی تصدیق نہ کرتا۔

مرزائیو! ایسا صاف اور واقعات کا سچا کوئی الہام مرزا جی کا بھی دکھا سکتے ہو؟ بقیہ راگ اس لیکچر پر لیکچر پہونچنے پر ظاہر کیا جائیگی اور ان معجزات کی بھی پوری پڑتال کر کے جو قادیانی کرشن اور پنجابی مہدی کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے ہیں کلی کھول کر آریہ سماج کی بد دیانتی کا اظہار ایک دفعہ اور بھی کیا جاویگا۔

کیا کسی کو اب بھی آریہ سماج کی بد دیانتی اور بد عہدی میں شبہ ہو سکتا ہے کہ باوجودیکہ ۱۶ گھنٹوں میں صرف ۱۰ گھنٹے ترک کے تھے اور ۲ گھنٹے خالی بیکار تھے پھر بھی کسی مسلمان عالم کو موقع نہ دیا گیا۔ حالانکہ اشتہار میں عام دعوت دیکر سب کو بلایا تھا۔ ہاں دیا تو حضرت مرزا صاحب کو دیا۔ ہم کو مرزا صاحب پر رشک نہیں کہ کیوں انکو دیا۔ البتہ رنج ہے تو آریہ سماج کی بد عہدی اور اسلام اور اہل اسلام کی حق تلفی کا ہے اور مرزا صاحب پر رنج ہے تو یہی کہ انہوں نے اسلام کی وکالت کرتے ہوئے اپنے آپکو کیوں نمونہ میں پیش کیا۔ کیا وہ جانتے نہ تھے کہ عام رائے میری نسبت اچھی نہیں۔ کیا وہ جانتے نہ تھے کہ میری بد ظنی سے مخالفوں کو اسلام سے بھی بد ظنی ہو جائیگی۔ پھر انکا کیا حرج تھا اگر وہ اسلام کو خدا کی طرف سے جانتے ہیں اور واقعی اسلام کی خدمت کے لئے انہوں نے مضمون لکھا تھا تو تھوڑی دیر کے لئے اپنے دوکانداری کا اشتہار بند رکھتے۔ کاش کہ وہ اتنا ہی جانتے کہ میں اگر خالص اسلام کی خدمت کرونگا۔ تو میرے اشتہار دینے سے زیادہ مجھ کو فائدہ ہو سکیگا۔ مگر یہ کام وہ کرتا ہے جسکے دل میں اسلام کی سچائی جاگزین ہو۔

اس موقع پر حکیم نور الدین خلیفہ کرشن جی کے دعوے علم و فضل پر بھی ہم افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آپکی نسبت الحکم میں لکھا ہے:۔

"اخیر میں اس مضمون کے لکھنے کیوقت جو الہامات حضرت کو ہو رہے تھے وہ نہج تھے ان کے ترجمہ کے متعلق عام لوگوں نے خواہش ظاہر کی جسپر حضرت حکیم الامت نے کھڑے ہو کر بیان فرمایا کہ جب ملہم نے ترجمہ نہیں دیا تو مجھ کوئی حق نہیں کہ میں انکا ترجمہ کروں لیکن حاضرین کی پُر زور خواہش اور آرزو کی بھی میں قدر کرتا ہوں اس لئے میں اپنے فہم اور سمجھ کے موافق انکا ترجمہ سُنا دیتا ہوں مگر یاد رہے کہ ملہم جسپر وحی ہوئی ہے میرے اس ترجمہ کا پابند نہیں اور نہ اسپر یہ ترجمہ حجت ہو سکتا ہے اصل وہی ہوگا جو وہ خود پیش کریگا جب چاہیگا یا یہ کہ جب خدا تعالیٰ اسپر کھولیگا۔ بہرحال ترجمہ حاصل بالمطلب کے طور پر یہ ہے:۔

کہ تیرے مخالفوں اور منکروں نے تیرے خلاف جو منصوبہ کیا ہے اور چاہتا ہے کہ تیری عظمت اور تیرے اقبال اور ان سچائیوں کو جو تو پیش کرتا ہے۔ پامال کریں یا درکھ وہ باریک در باریک تجویز اور منصوبے تیرے خلاف کرتے ہیں اور کرینگے مگر وہ یقیناً یقیناً ان میں بامراد نہیں ہونگے۔ خواہ وہ کسی رنگ میں حملہ کریں جس طرز سے حملہ کرینگے اسی رنگ میں نامراد رہینگے تو میرے حضور میری نوح کی طرح ہے تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو ثاقب اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے گویا تیرے کلام اور بیان میں وہ اثر اور روشنی ہے کہ شیطانی باتیں اُس کے سامنے [illegible] سکتی ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ حق آگیا اور باطل اپنی نحوست [illegible]" (۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء)

کس قدر باریکی جتلائی ہے حالانکہ وہ الہام معمولی [illegible] ایسے ہیں کہ دنیا مشین میں ہر سال بلکہ ہر ماہ بلکہ ہر ہفتہ سُنے جاتے ہیں [illegible] حکیم صاحب کے تکلف اور ناز کے مزاجی کی داد حاصل کرنے کے [illegible] معمولی عربی میں بھی نقل کرتے ہیں۔ اسی الحکم ۱۰ دسمبر میں درج ہیں:۔

انت منی بمنزلة النجم الثاقب - انهم [illegible] ولا يفلح الساحر حيث اتی - انت منی بمنزلة [illegible] انت منی بمنزلة النجم الثاقب - جاء الحق و زهق الباطل" (صفحہ)

دیکھو کیسی معمولی عربی ہے مگر ان حکیم صاحب کی چونکہ مرزا صاحب کی ذات والا صفات سے تجربہ رکھتے ہیں کہ ایک ہی الہام ہوتا ہے کہ اُس کے ایک موقع پر کچھ معنے لئے جاتے ہیں۔ پھر دوسرے موقع پر اسی سے کچھ اور کام بھی لینا ہو عطار کی طرح ایک ہی بوتل سے ہر قسم کے شربت نکال لیا کرتے ہیں اسی لئے حکیم نے سوچا ہوگا کہ مبادا میں کوئی ایسی تفسیر کر دوں جو ایک ہی معنی میں ان کو الہاموں کو بند کر دے تو حضرت صاحب مجھ پر خفا ہو جائیں ؎

یار کا پاس نزاکت [illegible] نالہ [illegible] تھمتی ہوئی آواز رہا

ہمارے ناظرین ہمارے [illegible] اس لئے ہم اس دعوے کی ایک [illegible] بھی سُناتے ہیں۔

مرزا صاحب [illegible] اور نہایت ہی گول الہام ہے شاتان تذبحان یعنی [illegible] ذبح کیجائینگی۔ اس الہام کی تفسیر آپنے ضمیمہ انجام کے صفحہ پر لکھی [illegible] بکری سے مراد مرزا احمد بیگ (والد منکوحہ آسمانی

دوسری بکری سے مراد اُنکا داماد (خاوند منکوحہ آسمانی) ہے۔

باوجود اس تصریح کے جب مرزا صاحب کے دو مرید (بقول اُن کے) کابل میں مارے گئے اور آپکو ایسے واقعہ ہائلہ کی بابت کسی پیشگوئی کی تلاش ہوئی تو عیار عطار کی طرح اسی بوتل سے جس سے شربت بنفشہ نکالا تھا سکنجبین بھی نکال کر آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے مریدوں کے گلاس میں نہیں بلکہ حلق میں اُتار دی چنانچہ آپنے اپنے کامل مریدوں کے متعلق جو ایک کتاب "تذکرۃ الشہادتین" لکھی تو اُس کے صفحہ ۷۶ پر اسی الہام کو دو کامل مریدوں پر لگا دیا اور بڑی ہوشیاری سے لکھا کہ ہمنے براہین احمدیہ (الہامی قبالہ) میں پہلے سے لکھ لیا تھا کہ دو بکریاں ذبح کیجاوینگی اس سے یہی ہمارے دو مرید ہیں جو کابل میں مارے گئے۔ حاشیہ نشین ہیں کہ آنکھیں بند کر کے سر ہلاتے کہتے ہیں آمنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاھدین ۔

مرزائیو! الیس منکم رجل رشید (کیا تم میں کوئی بھلا آدمی سمجھدار نہیں) تمہاری حالت زار پر افسوس!

اخیر میں ہم حکیم صاحب سے پوچھتے ہیں کہ جب یہ اصول آپکے نزدیک بھی صحیح ہے کہ جو معنے ملہم کرے وہی صحیح ہونگے۔ تو آپکا یا مرزا صاحب کا کیا حق ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الہامات کے معنے اپنی طرف سے حسب مراد خود کرتے ہیں۔ غور سے سُنئے! حضور فرماتے ہیں۔ فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق (ترمذی) اس حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دمشق کے مشرقی جانب میں سفید منارہ کے قریب اُترینگے۔ بتلائے کس نے آپکو اجازت دی ہے کہ ملہم ربانی کے سچے الہام کو بگاڑ کر دمشق سے مراد قادیان اور مسیح سے مراد مرزا غلام احمد سمجھیں! حالانکہ آپ خود ہی لکھتے ہیں کہ:-

"ظاہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کیواسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضروری ہے" (خط ملحقہ بازالہ اوہام صفحہ)

حکیم صاحب! انصاف سے کہنا۔ آپ کے اور آپ کے پیر مرشد کے تراشیدہ معنوں کے لئے بھی کوئی قرینہ قویہ اور موجبات حقہ ہیں؟ ایمان سے کہتے ہوئے شرم آئیگا۔ شرم مانع ہو تو آئینہ سامنے رکھکر اپنی سفید ڈاڑھی کو ملاحظہ فرما کر غور کیجئے کہ کتنی باقی ہے۔

تحفہ کا اشتہار :- اب کی دفعہ بڑی سائز پر شائع ہوگا۔ اسلئے قیمت فی صد ۸/ رکھی ہے۔ جن صاحبوں نے جسقدر اشتہار منگوانے ہوں ابھی سے درخواستیں بھیجیں بعد میں شکایت بیجا ہے۔

اہل فقہ کا قول و فعل

اگرچہ ہمیں کسی کے ذاتی کاموں سے تعلق نہیں خصوصاً کسی ایسے شخص سے جو کسی قانون یا قاعدہ کا پابند نہو جیسے اڈیٹر اہل فقہ۔ تاہم حسب ضرورت اس لئے کہنا پڑتا ہے تاکہ عوام کو انکی نسبت صحیح رائے قائم کرنیکا موقع مل سکے۔

اہل فقہ کے مستہ پر ہمیشہ یہ اطلاع چھپی ہوتی ہے کہ "جس مراسلت پر فرستندہ کا نام لکھا ہُوا نہ ہوگا خواہ وہ کس قدر ضروری ہو ہرگز درج اخبار نہوگی" باوجود اس ضروری اطلاع اور وعدہ کے ناظرین حیرت سے سُنیں گے کہ یہی حضرت ۱۳ دسمبر کے پرچہ میں ایک مراسلت کی بابت لکھتے ہیں:-

"یہ مضمون چند ہفتے ہوئے دفتر میں موصول ہوا۔ افسوس ہے کا سپر راقم مضمون کا نام نہیں۔ مگر مُہر مدن کی تھی اور لفافہ کی طرز تحریر سے پایا جاتا ہے کہ یہ مضمون سکھ سفلہ سے آیا ہی چونکہ یہ ایک دلچسپ مضمون ہے بلا اہتمام بڑی خوشی سے ہم اسکو درج کرتے ہیں (اڈیٹر)"

کیا کوئی صاحب عقل سلیم کہہ سکتا ہے کہ اس مراسلت کے درج کرنے سے اڈیٹر اہل فقہ اپنی بات کا پکا اور قول کا سچا ہے؟ اس سے بڑھکر حیرت افزا بات یہ سُنیں گے کہ میری ذات خاص کے برخلاف ایک مراسلت ۲۹ شوال کے اہل فقہ میں درج ہوئی جسکا جواب مَیں نے لکھکر بغرض درج کرانے کے بھیجا مگر اڈیٹر صاحب نے کمال ایمانداری سے اسکو درج نہ کیا اور ایک بیہودہ سے عذر تراش لئے کہ اس مراسلت کا راقم اہلحدیث میں جواب مانگتا ہے۔ حالانکہ یہ بھی غلط۔ بلکہ جھوٹ۔ علاوہ اس کے اگر وہ اہلحدیث میں جواب مانگتا بھی تو آپ کہاں کے صاحب انصاف ہیں کہ اہل بہتان تو اپنے اخبار میں چھپوا کر اپنے ناظرین کے دل ودماغ میں غلط خیال جمائیں لیکن جب انکا جواب دیا جائے تو اسکو اہلحدیث کی طرف سونپ دیں حالانکہ بحیثیت اڈیٹر بھی ایسا کرنا جائز نہیں۔ مگر یہ سب باتیں تو اُس کے لئے ہیں جو کسی قاعدہ مذہبی یا اخلاق کا پابند ہو لیکن جن لوگوں کا یہ اصول ہو کہ ما اتخذ العلم حرام وہ جو چاہیں کریں۔

اہل فقہ کا فتوے

اڈیٹر اہل فقہ نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ علماء دیوبند۔ گنگوہ اور مولوی عبدالشکور صاحب اڈیٹر النجم وغیرہ حنفی نہیں ہیں۔ اسپر اہل فقہ سے سوال کیا گیا تھا جسکی تائید ہردوئی سے شیخ احمد اللہ صاحب نے بھی کی تھی کہ مہربانی کر کے حنفی کی تعریف بیان کریں مگر یہ تعریف کسی سابق معتبر کتاب میں بھی دکھانی ہوگی۔ مگر

پشمینہ کا
سفید الوان
انکا رنگ بالکل سفید
سرما میں انکو پہنتے ہیں
ہیں اور سردی کو پا
دیتے۔ بیشک شالانہ
کی زینت اور سفید
باعث ہیں۔ بہت
الوان نمبر ۱۔ تانا
عرض ۲ گز قیمت
الوان نمبر ۲۔
عرض ۲ گز قیمت
الوان نمبر ۳۔
عرض ۲ گز۔ قیمت
الوان نمبر ۴۔
عرض ۱ گز۔ قیمت
چادر نمبر ۵۔ تانا
عرض ۲ گز۔ قیمت
چادر نمبر ۶۔ تانا
عرض ۲ گز۔ قیمت
ہمارا مال چونکہ
مشین کا بنا ہوا
ہوتا ہے۔ اور نہایت
پیشگی قیمت آنے پر
جاتا ہے محصول خریدار
المشتہر
علم الدین تاجر
شہر امرتسر

ahmadimuslim.de

افسوس صد افسوس کہ اہل فقہ پارٹی اس سہل اور آسان تر سوال کا جواب ابھی تک نہ دے سکی۔ اہلفقہ کے حامیو! کیا یہی تمہارے مذہب کی حمایت کریگا جسکو اپنے مذہب کی تعریف بھی معلوم نہیں۔ کیا یہی اخبار اور یہی اڈیٹر تمہاری ڈیفنس (مدافعت) کریگا؟ واللہ اگر اسکو بھڑ نے پر بھونگے تو سے

شبے ماند شب دیگر نمے ماند

تقریظات (ریویو)

ریویو اس کتاب میں ہمارے مکرم دوست قاضی غلام امیر صاحب رئیس بدایوں نے سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی سوانح عمری پر ریویو کیا ہے۔ مگر کمال یہ کیا ہے کہ دکھایا تو ہے سوامی کی سوانح عمری کا سیاہ پہلو مگر خود آریوں ہی کی شائع کردہ کتابوں سے تیج ہے سے لکن عین الخط اتبدع سادیا کتاب قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍ پتہ قاضی صاحب موصوف۔

تعلیم الفرائض علم وراثت کی ضرورت جیسی کہ مسلمانوں کو ہے مخفی نہیں۔ آجتک اُردو زبان میں اس کے متعلق مفصل کوئی کتاب نہ تھی شکر ہے کہ اس ضرورت کو مولانا سید محی الدین خانصاحب جج ہائی کورٹ سرکار نظام نے پورا کیا۔ ۱۲؍ مطبع صدیقی لاہور سے ملسکتی ہے +

اوراد جمعہ مترجم اس رسالہ میں جمعہ کے روز کے اوراد با ترجمہ لکھے ہیں کیا اچھا ہوتا اگر صرف وہی اوراد ہوتے جو احادیث میں آئے ہیں ادہر ادہر اوراد سے کیا فائدہ تھا: قیمت ۲؍ پتہ حاجی محمد محی الدین صاحب تاجر کتب اولڈ پریوزن لشکر بنگلور +

فتاویٰ سعیدیہ مولانا محمد سعید مرحوم بنارسی کے فتاویٰ اہلحدیثوں کے نہایت کار آمد ہیں حصہ اول وحصہ دوئم۔ قیمت ہر دو حصے ۵؍ پتہ مولوی محمد ابوالقاسم دارانگر بنارس +

التنقید فی رد التقلید مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت مع محصول ۳؍ پتہ مولوی محمد ابوالقاسم دارانگر بنارس +

اعمالنامہ اہل بدعت رسوم قبیحہ وعادات ناپسندیدہ جو مسلمانوں میں مروج ہیں انکا بیان اور تردید ہے۔ قیمت ۲؍ پتہ حاجی محمد محی الدین سوداگر موچی بازار بنگلور

مرزا قادیانی کے تبصرے کا خاکہ

تبصرے کے عنوان سے مرزا قادیانی صاحب نے جو لمبا چوڑا اشتہار دیا ہے وہ خاکسار کی نظر سے گذرا۔ اس میں مرزا صاحب نے اپنے مخالفوں پر اس بات کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب فاضل امرتسری نے ذکر جن سے مرزا صاحب نے بزعم خود مباہلہ کیا تھا) مرزا صاحب کے فرزند دلبند مبارک احمد نامی کے فوت ہو جانے پر بذریعہ اپنی تحریروں کے اخباری دنیا میں جو اپنی فتحیابی پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے اور مرزا صاحب کے مقابلہ ومباہلہ میں خود کو نصرت یاب ثابت کیا ہے۔ اس اشتہار کی طرز عبارت اور مرزا جی کے مندرجہ الہامات ودلائل سے وجیسا کہ بیان کیا جاویگا) معلوم ہوتا ہے کہ واقعی مرزا صاحب کی موجودہ زندگانی کے دنوں کو مبارک احمد کی موت وفوت نے سخت تلخ کر دیا ہے اور مبارک احمد کی موت نے آپ پر نہایت مصیبت ڈالدی اور مخالفین سے انہیں جگ ہنسائی کرائی ہے مگر تعجب یہ ہے کہ [illegible] کو خود بدولت تحریر کرتے ہوئے اپنی کھیا نے لہجوں میں کہا کہتے چلے جاتے ہیں کہ [illegible] کا اثر نہیں ہوا حالانکہ مرزا صاحب کو اپنے الہاموں میں اپنے خدا کی طرف سے بار بار تاکیدیں ہو رہی ہیں کہ یہ سخت رنج ہے جو بھاری ہے مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔"

اس اشتہار کو مرزا صاحب نے عجیب وغریب نقیض اور غلط در غلط الہاموں سے لبریز کر رکھا ہے لہذا نیاز مند نے محض ناظرین کی دلچسپی کی خاطر اس کے خاکہ کو کھینچکر ہدیت شریف میں پیش کیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین بے لاگ و بے رو رعایت کے اسکو ملاحظہ فرماکر مرزا صاحب کے الہام اور آپ پر میری جرح کا انصاف فرماوینگے۔

مولوی ثناءاللہ صاحب کی ایک ذراسی زد میں آجانے سے دکھ جو کسی طرح سے اب ٹل نہیں سکتی، مرزا صاحب نے اپنے آپ کو اس سے صحیح وسلامت بچانے کی بے طرح کوشش کرتے ہوئے ایک ذراسی معمولی بات کا بتنگڑ بنا کر اپنی اور جگ ہنسائی کرائی ہے۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں "یہ واضح ہو کہ میں نے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں کیا جس سے کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق وکذب بنایا جاوے" بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو کہ جس کا کہنا ہے "حضور والا ہوش میں آئیے۔ سوائے آپ کے وجود پر عذاب ثابت کرنے کے کون کہتا ہے کہ مبارک احمد پر مباہلہ کا اثر جا پڑا؟ مخالف دلکفر تو یہ کہتا ہے کہ مبارک احمد کے جوانا مرگ جانے سے حضور اقدس نامراد ہوئے اور اس کی بے وقت موت سے جو زبردست صدمہ لگا ہے بھوٹ حضور فیض گنجور کے دل ودماغ پر خصوصاً اور آپکی جماعت پر عموماً خاص خداوند کریم کی عنایت ومہربانی سے مباہلہ

ummulmuslim.de

کا انعام فرمانے سے حقیقی وقدرتی سزا کے طور پر ماری گئی ہے اُس سے آپکی زندگانی تلخ ہو چکی اور عاقبت برباد ہو چلی ہے - جلدی اپنی بے ایمانی افترا پردازی سے باز آکر توبہ کرو اور آئندہ خدا سے معافی مانگو - اور ہم بھی بھی آپکو دوستانہ طور پر کہتے ہیں اور تبصرہ بتلا رہا ہے کہ مبارک احمد مردود نہیں مرا بلکہ اُس کی موت سے خداوند کریم نے آپکو مردود وخاسر ثابت کر دیا ہے - اب آپکی وہی بات ہے کہ جیسے کسی ہتھانی کو کسی نے اس زور سے لاٹھی ماری کہ جس سے لاٹھی بھی ٹوٹ گئی - مگر وہ ڈھیٹھ اور بے شرم حضور کی طرح یہی کہنے لگا کہ مجھ کو تو کچھ صدمہ نہیں ہوا بلکہ صدمہ تو لاٹھی کو پہونچا ہے - اسی طرح سے خداوند تعالیٰ نے تو بجائے دنیاوی سزاؤں کے (جو دنیاوی مجرموں کو اُس کے مقررہ بندوں کے عدالتی ہاتھوں سے دیجاتی ہیں) خود اپنے دست مبارک سے (جیسا کہ مباہلہ کی ذریعہ درخواست بھی اُسی کی عدالت میں لگگئی تھی) مبارک احمد کو آپ کے سر پر ایسا دے مارا کہ آپ کا دل ودماغ چور چور ہو جانے کے ساتھ ہی وہ بھی مرگیا - اب آپ ذرہ مہربانی مبارک احمد کو تو چھوڑو کیونکہ وہ تو پیشگوئی یا بابا جان کی مر کے جھوٹی کر گیا - آپ ذرا اپنے دل کی کیفیت بتلائیے کہ آپکو اُس کی موت سے کیا کچھ عیش حاصل ہوا؟ آپ کو اگر اپنے فرزند دلبند معصوم وخوبصورت لخت جگر کے کٹ جانے سے کچھ بھی خوشی ہوئی ہے تو ہمیں خدا کی قسم ذرا ایک دفعہ اسی طرح پھر ہاتھ اُٹھا کر اور گڑگڑا کر فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پس اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو خدا سے اپنے ساری گھر والے کیلئے مر جانے کی دعا مانگو تاکہ تمہیں کمال خوشی حاصل ہو اور ہمارے گلے سے بھی روز روز کا جھگڑا دور ہو - حضرت جی آپکی لیاقت اور مذہبی ناواقفیت کا تو یہ حال ہے کہ جو کچھ زبان پر آیا کہدیا اور جو لفظ قلم سے خود بخود نکل گیا سو وہی دھر گھسیٹا جیسا کہ آپ ذرا آگے چلکر فرماتے ہیں کہ "ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو تب وہ عذاب میں شریک ہوگی ورنہ بموجب حکم آیت لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی - خدا ایک کے گناہ کے عوض دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا" واہ حضرت جی واہ آپکے کیا کہنے ہیں ہم تو کہتے ہیں کہ مباہلہ کا عذاب اور قہر الٰہی حضور کی جان پر پڑا ہے - آپکے جگر کے ٹکڑے ہوئے ہیں - اور آپکے الہام کے ذریعہ آپ ہی کو یہ خوش خبری آپکے دل و دماغ کو تازہ کرنیوالی [illegible] پیشگوئی دیگئی تھی کہ یہ وہ بالغ نہیں ہوگا جب وہ نوشہ ہوگا تو دشمن [illegible] گا اور تمہارے وہ دن تلخ زندگانی کے دن ہونگے" ہم تو یہ کہتے ہیں کہ چونکہ مبارک احمد کو [illegible] امیدیں تھی اس لئے وہ تو دنیا سے نامراد نہیں گیا - بلکہ حضور کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے [illegible] کہ ہزاروں امیدوں سے بھرے دیکھ رہے تھی جن سب پر اُس کے مرنے [illegible] اور آپ اپنی اُن کل مرادوں

سے نامراد ہو گئے - مرزا جی ذرا اتنا تو فرمائیے کہ اگر آپ کے پیش کردہ الہام واقعی سچے ہیں اور آپ کو مباہلہ کے وقت سے پیشتر ہو چکے ہوئے تھے (جیسا کہ لڑکے کی عمر سے ظاہر ہے) تو مباہلہ کے وقت یا اپنے خصم کو اپنے ہاتھ کا لکھ تحریر کر دیتے وقت ہی کیوں نہ آپ یا آپ کے خدا نے مبارک احمد کی علت فوت کو عذاب مباہلہ سے مستثنیٰ کر دیا تھا؟ تاکہ آپ کی روسیاہی نہوتی - کاش آپکو یا آپکے ایسے فضول الہام کرنے والے کو اب اس تبصرہ لکھنے سے پیشتر ہی کچھ عقل ہوتی تو تم ان الہاموں کو اب بھی مشتہر بعد از جنگ سمجھکر ہم سے اپنا سر نہ تڑوالتے - ذرا ہوشیار ہو کر آرد سنئیے - اور بیشک کھلے دل سے سنئیے کہ آپ کا یہ فرمانا بھی بالکل ٹھیک نہیں کہ مبارک احمد مباہلہ میں شامل نہیں تھا کیونکہ جو مباہلہ آپنے فاضل امرتسری سے کیا ہے وہ دوبدو یا روبرو میدان میں آکر (مطابق کلام الٰہی کے) نہیں کیا تھا بلکہ اسی منحوس گھر بیت الفکرات میں اپنے بال بچوں میں بیٹھے ہی فقط قلم سے دھر گھسیٹا تھا - لہذا فقط اکیلا مبارک احمد ہی نہیں گھسیٹا بلکہ آں خانہ ہمہ گھسیٹا شد است اسی لئے اُس کے بقایا لوگوں کی نسبت بھی خواہ وہ آپکے عزیز ہیں یا بہت قریبی رشتہ دار ایکدم سب کی موت کی ایک زبردست خوش خبری آپکو مل چکی ہے جیسا کہ حضور نے اپنی آئندہ رو سیاہی مٹانے کی خاطر ابھی سے اپنے خصم کو اس تبصرے میں لکھکر خوش خبری سُنا دی ہے کہ "ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے یا ہماری بہت قریبی متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب ہے"
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا -

مرزا جی! بھلا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے کہ سان فرانسسکو (ملک امریکہ) کے لوگ کہ جنکو آپ جیسے کی کبھی (بو) ہوا بھی نہیں لگی انکو تو آپ یہ فرما دیں کہ وہ آپکے منکرین ہونے کے سبب زلزلوں سے تباہ کئے گئے اور جب اپنے مبارک احمد کی باری آئی تو وہ مباہلہ کرنیوالے کی گود میں بیٹھا ہوا بھی مباہلہ کے اثر سے الگ بتلانے لگجاتے ہیں؟ شاید حضور کا حافظہ نا شد کیا انی مع اللہ فی کل حال یعنی میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں یہ لکھتے ہوئے اور برخلاف اسلام کے آریوں کے اصول کو قبول کرتے ہوئے شرم نہیں آئی؟ یا آپ نے اس غلط خواب وخیال کی بات کو حالت سکر میں لکھا ہے؟ کیا روح - مادہ اور خدا تینوں ابدی ہیں اور روح مادہ کے آپ جیسے پتلے کا خدا کے ساتھ ہر حال یا ہمیشہ ہونا یہ دونوں باتیں ایک ہی نہیں؟ پھر کیا وجہ ہے کہ خود تو آپ آریہ کہلانا پسند نہیں کرتے جبکہ آنکی اصولوں کے مطابق آپکے ڈھکوسلے - دلی خیال یا الہام ہوتے ہیں - تف - پھر اس سے آگے چلکر

یہ آپ کے الہام کیسے نقیض، غلط اور لغو ہیں کہ یہ بھی میرے گھر کے لوگوں کو خدا نے مخاطب کر کے مجھے یہ الہام کیا تھا کہ ٹوٹ گیا (شکست) ہماری گرفتاری امتحان کو قبول کر۔ اور یہ بھی ان کی نسبت الہام تھا کہ انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا۔ اس الہام میں بھی اس مصیبت کی طرف اشارہ تھا۔ آپ کے اس پہلے الہام سے تو ظاہر ہے کہ آپ کے خاندان کو اگر جس میں خود بدولت سب سے پہلے شامل ہیں، اس مبارک احمد کی موت والی مصیبت و امتحان الٰہی کو منظور و قبول کرنے کی تاکید ہے مگر دوسرے الہام سے صاف طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور کا مبارک احمد حضور کے خاندان کی محض ایک گندگی تھا کیونکہ الہامی آیت کا اصلی ترجمہ یہ ہے۔ "بالتحقیق اللہ چاہتا ہے کہ تم سے نجاست کو الگ نکال دیوے گھر والو۔" سو جو کچھ ہیں سے نکال دیا گیا وہی سارے گھر کی نجاست ہوا۔ لہٰذا اس میں تو آپ کے گھر والوں کو مبارک احمد کے مرنے سے گھر کی گندگی نکل جانے کی جو رحمت ہوئی ہے اس کے شکریہ کی ان کو تاکید ہے جیسا کہ ان کا گھر مبارک احمد کے مار دینے سے خدا نے خس کم جہاں پاک کر دیا۔ پس کہاں اس پہلے الہام کہ الٰہی امتحان کی مصیبت و رحمت اور کہاں دوسرے الہام میں گھر کے گندے ہونے جانے کی رحمت، ہم میں تفاوت رہ از کجا تا بکجا۔ مگر حضور ہیں کہ اپنی پراگندہ دماغی سے لیکر من گھڑت غلط الہاموں کو اپنے حاشیہ دار ترجموں سے موم کی ناک کی طرح اپنی اور اپنی جماعت کی جھوٹی و کھوکھلی تسلی و دلجمعی کی خاطر جدھر چاہیں مروڑ لیتے چلے جا رہے ہیں۔ اس سے ذرا اور آگے بڑھ کر مرزا صاحب نے اپنے اس تبصرہ میں ایک اور الہام دنیا میں اپنی روسیاہی کرنیوالا، اپنی عادت قدیمہ کے مطابق لکھا ہے کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالےٰ نے الہام کیا انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا۔ مرزا صاحب نے اپنے اس خوشخبری دینے والے الہام کو اپنی طرف سے تو ایسے لفظوں کو ترکیب دیکر لکھا ہے کہ تا ایک سادہ لوح جاہل مرید کو یہ معلوم ہو کہ گویا مرزا صاحب کو اب مبارک احمد کے غم سے بالکل بیفکری ہوگئی ہے اور اس الہام سے آپ بڑے ہشاش بشاش ہوگئے ہیں۔ مگر ایک میرے جیسا مرزا جی کی چالبازیوں۔ ابلہ فریبیوں۔ افترا پردازیوں سے ادنے سے ادنے درجہ کا واقفکار بھی مرزا صاحب کے اس ڈھکوسلے کو بخوبی سمجھ گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اول تو مرزا صاحب اگرچہ بالفرض ایسا ہی ہو مگر مبارک احمد کا جو صدمہ آپ کے دل و دماغ پر پہونچ چکا ہے سو ہر صورت میں پہونچ ہی چکا ہے۔ اب اگر بمنزلہ مبارک احمد کے دس ہزار عبد الحکیم کیوں نہ پیدا ہو جاویں اور شیخ چلی سے بڑھکر خواہ آپ ساری دنیا کے باوا آدم کیوں نہ بنجاویں تو وہ وقت ہی ہاتھ آسکتا ہے اور نہ وہ آپ کو دنیا میں روسیاہی دلانیوالا اور نامرادوں میں شامل کرنیوالا مبارک احمد ہی پھر مل سکتا ہے ہاں سو صد سال سیتراں بہتمنا گریستن، جس طرح سے آن

اپنے ہاتھوں کی مباہلہ نا مطبوعہ تحریروں کو آپ چاٹ کر بھی واپس نہیں لے سکتے۔ اسی طرح سے جو زبردست لعنتی صدمہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مباہلہ کا آپ کے روح، دل، دماغ بلکہ جناب کی کل امت پر پڑا ہے وہ ہرگز ہرگز آپ کے سر سے تا قیامت نہیں ٹل سکتا۔ ذرا ملاحظہ فرمائیے میرے انصاف کو کہ میں آپ کا مخالف ہو کر بھی مانتا ہوں کہ اس تبصرے میں جناب نے یہ بات بالکل بجا اور درست فرمائی ہے کہ "خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں" مگر افسوس ہے کہ خدا کے عذاب مباہلہ نے آپکی عقل و ہوش کو کچھ ایسے عجیب چکر میں ڈالا ہے کہ آپ خود ہی اپنے اس سچے اور سنہرے قانون کو کھٹکھٹا چھاپ کر مشتہر کر کے ناحق اور فضول بچنے کی خاطر جھٹلا رہے ہیں۔ حالانکہ جو صدمہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مباہلہ کا بذریعہ مبارک احمد کی موت کے آپ کی جان و ایمان و مریداں پر خدا نے ڈالدیا ہے وہ ہرگز ہرگز اب ٹل نہیں سکتا کیونکہ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔"

میں آپ کے اس اشتہاری تبصرے کے لفظ لفظ پر جرح کر کے عامہ اہل اسلام کو روبرو آپ کی جھوٹی نبوت کو طشت از بام کرتا مگر چونکہ عامہ اہل اسلام آپ جیسے جھوٹے لغو و فضول آدمیوں کے ڈھکوسلوں سے آگاہ ہیں اور آپ کے اشتہاروں اور کاغذی مبارزان کی [illegible] نہیں جانتے۔ علاوہ اس کے آپکی بیحیائی۔ لغوگوئی۔ دریدہ دہنی۔ دروغگوئی۔ افترا پردازی۔ غلط نویسی۔ [illegible] وسرکوہ عندیت ہٹ دہری سے میں خود اچھی طرح سے آگاہ ہوں۔ اسلئے خواہ مخواہ اپنے عزیز و بزرگ ناظرین کی زیادہ سمع خراشی پسند نہیں رکھتا۔ (مولوی محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور)

غریب فنڈ

میں مندرجہ ذیل رقوم اس ہفتہ وصول ہوئیں۔
مستری غلام نبی از امرتسر عہ۔ مولوی عبد الرحیم صاحب از پٹنہ ۴ [illegible]
فنڈ [illegible] بقایا سابقہ ہے کل [illegible] اور مندرجہ ذیل اصحاب کے نام اخبار جاری کیا گیا
(۱) مدرسہ باقیات الصالحات سلمات کرنول (۲) محمد عبد الغفور موضع بہوجا گاؤں ڈاکخانہ [illegible] ضلع پورنیہ (۳) محمد عبد الواحد قاضی پرگنہ تانکیوٹ ضلع بیجاپور۔

بابو عبد الحی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس پشاور ایک ایسے صاحب کے نام اخبار ایک سال تک مفت جاری کرانا چاہتے ہیں جو خود تو اخبار اہلحدیث کی قیمت بوجہ تنگدستی ادا نہ کرسکتے ہوں مگر شائق ہوں اور خریدار اخبار اہلحدیث کا بنکر اس کی قیمت دفتر اہلحدیث میں بھیجدیں۔

درخواست نمبر ۳، محمد عبد العزیز موضع پھیپھی تحصیل شرقپور ضلع لاہور نمبر ۴، [illegible] موضع کچی [illegible] ڈاکخانہ [illegible] ضلع لاہور نمبر ۵، سیکرٹری انجمن معین الطلبا گمٹالہ ضلع سیالکوٹ نمبر ۶، سید عبد الرحیم امام مسجد محلہ محی الدین پوسٹ صاحبپور ضلع کٹک

ahmadimuslim.de

فتاوے

تصحیح :- اہلحدیث مورخہ ۵ ذی قعدہ ۱۳۲۱ سو سمبت کے فتوے نمبر ۴۰ میں غلطی ہوگئی ہو وراثت کا مسئلہ ہے وہ اصل یوں ہے میت ۳۰
لڑکیاں ۱۸ - بیٹے ۲ پوتیاں ۵

س نمبر ۴۳ - ٹوپی نیچے لیس کی جس کا لیس دو انگل یا تین انگل یا چار انگل چوڑی ہو۔ اس کا پہننا کیسا ہے جائز یا ناجائز۔

س نمبر ۴۴ - انگوٹھی چاندی کی مردوں کو پہننا کیسا ہے۔ جائز یا ناجائز۔ اور اگر جائز ہے تو کتنا وزن معبر جائز ہے۔

س نمبر ۴۵ - نماز میں رکوع میں امام کے ساتھ ملنے سے وہ رکعت ہوگی یا نہیں۔

س نمبر ۴۶ - عورتوں کو جانور ذبح کرنا چاہیئے یا نہیں۔

س نمبر ۴۷ - نماز جنازہ بعد نماز عصر کے پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔ کیونکہ حدیث لا صلوٰۃ بعد العصر ہے اور نماز جنازہ میں رفع یدین کرنا چاہیئے یا نہیں۔

ج نمبر ۴۳ - یہ لیس دار ٹوپی کا پہننا جائز ہے منع کی کوئی وجہ نہیں بشرطیکہ ریشمی نہو۔

ج نمبر ۴۴ - چاندی کی انگوٹھی مردوں کے لئے جائز ہے وزن ایک مثقال تک حدیث میں آیا ہے۔ **ج نمبر ۴۵** - اس مسئلہ میں علما کا اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ نہیں ہوتی

ج نمبر ۴۶ - عورتوں کا ذبیحہ جائز ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔

ج نمبر ۴۷ - نماز جنازہ صرف دعا ہے یہ وہ نماز نہیں جس میں رکوع اور سجود وغیرہ ہوتے ہیں اس لئے اس کی ممانعت کسی وقت نہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ لا نقبر فیھن موتانا یعنی جن اوقات ثلاثہ (طلوع - غروب - اور زوال) میں نماز منع ہے ان اوقات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو قبروں میں داخل کرنے سے منع فرمایا ہے اس حدیث سے نماز جنازہ کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی - بلکہ قبر میں مردے کو داخل کرنے کی ممانعت ہے۔ شرکت وصول داخل عزیب فند۔

س نمبر ۴۸ - ایک شخص ایک عورت کو نکاح کیا ایک لڑکا تولد ہوتے ہی وہ عورت مرگئی۔ بچہ ننیال کے یہاں پرورش پاتا۔ وہ شخص دوسرا نکاح کر لیا اس سے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ وہ شخص بھی مرگیا۔ اب اس کا لڑکا جو پرورش پاتا تھا جوان ہو کر اپنا نکاح بھی آپ کر لیا اور اپنی جائداد اپنی عورت کو ہبہ کر دیا۔ اس سے بھی دو لڑکیاں ہیں وہ شخص بھی مرگیا۔ اب جو اس کے دوسرے بھائیاں ہیں جو زندگی میں اس سے کچھ تعلق نہیں رکھتے تھے اب اس کی موت سے حقدار ہونے کا دعوی کرتے ہیں اس کا جواب عنایت فرماویں اجر اوس کا اللہ تعالی عطا فرماویگا۔ (محمد شریف مسکر بنگلور)

ج نمبر ۴۸ - لڑکا جو الگ پرورش پاکر جوان ہوا اور نکاح کیا اس کی متروکہ جائداد میں اس کے بھائیوں کا حصہ ہے۔ دو لڑکیاں دو ثلث مال لینگی اور بیوی آٹھواں حصہ۔ باقی بھائی بہن۔ غرض ایک روپیہ میں سے ۲ ر بیوی کے ۱۰ ر لڑکیوں کے باقی برادراں کا۔

س نمبر ۴۹ - گائے کہانے کا حکم اور اس کی حلت قرآن مجید سے کس طرح ثبوت ہے اور ویسا ہی حدیث شریف سے اس بارہ میں رسول اللہ کا قولاً یا فعلاً کس طرح کیا ثبوت ہے ذرا تفصیلاً جواب فرماویں۔

س نمبر ۵۰ - بغیر اذن باپ منکوحہ کے نکاح جو صحیح نہیں۔ نکاح خوان ملا اور اہالیان مجلس سب گناہگار اور نکاح مذکور نادرست تو اس کی صورت درستی کیا کچھ ہے۔ یا وہ اور وہ سب گناہگار کس سزا یا کفارہ سے پاک ہو سکتا ہے اور وہ دونو زن و مرد گناہگار کی پاکی کیسے ہوگی۔

س نمبر ۵۱ - تعویذ بلا شرکیہ بھی کوئی منع کہتے ہیں کہ اس میں توکل علی اللہ چھوٹ جاکر تعویذ پر بھروسہ ہوتا ہے۔ اور تعویذ باندہنے کے ثبوت ہی قرآن حدیث سے نہیں ہے اگر ہے تو کوئی دکھلا دیویں اور حال یہ کہ بیدین و بدعتی وغیرہ سب تو بلاؤں میں شرک وغیرہ منتر وانت کتنا کچھ کرتے ہیں مگر دینداروں میں خصوصاً یہ دو تو نقل کر دعا بلا شرکیہ اور صدقہ کا عمل بکثرت ہے یہ از تعلیم علما و بزرگواراں چلا آتا ہے اس کے جواب بھی قدرے تفصیل وار فرمایئے پورہ شبہ چھوٹ سکتا ہو عند اللہ ماجور ہو نگے راویاالسید عبد المجید ازمم کپوا

ج نمبر ۴۹ - قرآن مجید میں انعام کا لفظ ہے اور انعام گائے کو بھی شامل ہے۔

ج نمبر ۵۰ - بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا لیکن جنہوں نے پڑھایا ہے جب تک اون کی نیت کا حال انہی کے بیان سے ظاہر نہ ہو ان پر فتوی نہیں لگایا جا سکتا۔ البتہ کام ناجائز ہے۔ اگر اونہوں نے اون علماء کی تحقیق کے موافق کر دیا ہے جو ولی کی ضرورت کو تسلیم نہیں کرتے تو گناہ بھی ان کو نہیں اور ان کے مذہب کے مطابق نکاح بھی صحیح ہے لیکن حدیث میں آیا ہے کہ لا نکاح الا بولی۔ نکاح بغیر ولی کے نہیں ہوتا۔

ج نمبر ۵۱ - حدیثوں میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض آیات قرآنی لکھوا کر بچوں کے گلے میں ڈلوا دیتے تھے۔ شرکیہ تو ہرگز جائز نہیں۔ توکل اور چیز ہے جواز اور چیز ہے۔ دوا کرنا کرانا - دم کرنا کرانا وغیرہ جائز ہیں مگر توکل اس کا اعلی ہے لیکن اگر کوئی شخص یہ کام اس نیت سے کرے کہ خدا نے ان میں تاثیر رکھی ہے پس یہی

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مرزائیوں اور آریوں کے اخباروں میں آریہ کانفرنس کے متعلق خوب جھگڑا ہو رہا ہے **مرزا صاحب** نے جو اپنی نبوت کو پیش کیا تو آریہ اخبار لکھتے ہیں کہ آجکل جو سب سے زیادہ ڈھیٹھ ہوتا ہے وہ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے (ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر۔ سب پہ سبقت لیگئی ہے بیحیائی آپ کی)

گورنر بمبئی نے بذات خود حاجیوں کا کیمپ ملاحظہ فرمایا ہے جس سے اُمید ہوتی ہے کہ حاجیوں کی تکالیف میں کمی ہو جائیگی۔

صوفی انبا پرشاد عدم ثبوت جرم پر بری ہو گیا۔

مکہ شریف سے خبر آئی ہے کہ وہاں ایک حبشی قوم کی عورت وبائے ہیضہ سے ہلاک ہو گئی (خدا خیر کرے۔)

آگرہ میں اسسٹنٹ افسر حفظان صحت نے ایک یکہ والے کو اس کی مرضی کے خلاف طاعون کا ٹیکا لگانا چاہا تھا جس سے دونوں میں لڑائی ہوئی یکہ والے نے افسر کے زور سے ضرب رسید کی جس کے اثر سے افسر مرگیا۔

امیر صاحب سرحدی چوکیوں میں پہلے سے زیادہ سپاہ بٹھانا چاہتے ہیں کہ برٹش سرحد کے لٹیرے اتفاقی سرحد کے اندر نہ جانے پائے۔

نواب وقار الملک علیگڈھ کالج کے سکرٹری مقرر ہو گئے۔ (مبارکباد)

مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے مابین بھی ریلوے کی تیاری کا انتظام عملی طور پر شروع ہو گیا ہے امید ہے کہ ایک سال یا کم و بیش مدت میں یہ حصہ بھی تکمیل کو پہنچ جائیگا

نواب محسن الملک مرحوم کی یادگار میں جس بورڈنگ ہوس کا تعمیر ہونا قرار پایا ہے اس میں پانچ کمرے اولڈ بائز کی طرف سے تعمیر کرائے جائینگے جن کی لاگت چھ ہزار روپیہ ہوگی۔

مہاراجہ بڑودہ نے بیس ہزار روپیہ بڑودہ کی جامع مسجد کی مرمت کیواسطے منظور فرمایا ہے۔ (دیانندیو! کہاں ہو؟ جلد پہنچو۔)

کلکتہ میں بھی کانگرس کے ہر دو فریق میں کانگرس کے معاملات پر نزاع بڑھ رہی ہے۔ انتہائی خیالات کے بنگالی اخبارات بابو سریندرا ناتھ بنرجی کو سخت سست کہہ رہے ہیں

حال کی بارش سے بنگال کی فصل ربیع کو بہت فائدہ پہنچا۔ نیز پچھلے دنوں جو وہاں گرمی کی لہر محسوس ہو رہی تھی وہ رفع ہو کر اچھا خاصہ جاڑا شروع ہو گیا ہے۔

حضور سلطان روم نے تاکیدی حکم نافذ کیا کہ حجاز ریلوے جلدی تعمیر کیجائے تاخیر نہونے پائے۔

سرینگر کشمیر میں جمعرات کی شام کو سخت آتشزدگی سے کارخانہ ریشم کا دو لاکھ کا نقصان ہوا۔

خبر ہے کہ صوبہ بہار میں قسمت پٹنہ کو توڑ دینگے۔ اس کی بجائے ایک کے دو قسمتیں قائم کرنا چاہتے ہیں۔

تازہ رپورٹ فصلات پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۱۰ دسمبر سے معلوم ہوا کہ حالت بدستور سابق چلی آتی ہے۔ اور بارش تمام پنجاب میں کہیں بھی نہیں ہوئی ہے۔ اس کا انتظار کرتے کرتے تھک گئے ہیں بعض ضلعوں میں نرخ اجناس اور بھی گراں ہوتے جاتے ہیں۔

جاپانی گورنمنٹ ملک کوریہ میں اپنی فوج اضافہ کرنی چاہتی ہے۔ اُس کی ضرورت پائی گئی۔

ایک مصری رئیس مصطفیٰ خالد نے ایک سو پونڈ کا چندہ حجاز ریلوے فنڈ میں دیا

دو نئی تارپیڈو کشتیاں جن کا نام پیک شوکت اور برق صطوت ہے حال میں یورپ سے تیار ہو کر قسطنطنیہ کو آرہی ہیں۔

سلطان المعظم نے مکہ سے عرفات ریلوے تیار کرنیکا حکم صادر فرمایا ہے۔ امید ہے کہ ۱۳۲۶ھ کے حج سے پیشتر مکہ اور مدینہ کے درمیان ریلوے مکمل ہو جائیگی۔

مقدونیہ میں آجکل مفسد ہنگامہ آرائی کر رہے ہیں۔ ترکی گورنمنٹ سرغنوں کی گرفتاری کی فکر میں ہے۔

قسطنطنیہ سے روئٹر کا جو برقی پیغام آیا ہے اُس سے نہایت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ آجکل ترکی فوجوں کے حلقوں میں نہایت چستی اور سرگرمی پائی جاتی ہے۔ وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایرانی ترکی سرحد پر ایرانیوں کی کثیر التعداد فوج چڑھ آئی ہے۔ ممالک محروسہ عثمانیہ کی سرحدی چھاؤنیوں کو سپاہ بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہتھیاروں کے بکس روانہ ہو رہے ہیں۔ بہت توپ شاہ بغداد کو روانہ ہو گئے ہیں۔

خشکسالی کی وجہ سے امسال بنگال کی فصل چاول کو بھی بہت نقصان پہنچا۔

مراکو کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ مولائے حفیظ سلطان عبدالعزیز سے شکست کھا کر بھاگ گیا۔ اور اب اس کی طاقت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ مشہور جنگجو قبائل سلطان عبدالعزیز کو بادشاہ تسلیم کرکے اس کی جمعیت سے مل گئے ہیں۔

سردار نصر اللہ خاں کو امسال حج کرنا تھی مگر تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ارادہ فسخ کر دیا ہے۔

ahmadimuslim.de

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادتیں

عالی جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم و دماغ کو طاقت بخشتی ہے منصوبہ شامل مفید ہے

(اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۹ کالم ۱)

... زرین تحریر

میں نے آپ ہی ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور دوسرے کی تھی اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی اس لئے ایفاء وعدہ مجھپر فرض ہوا۔ آپ ساڑھے آٹھ روپے کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجدیں × × × × ×

جناب احمد الدین صاحب از مقام لام ڈونگ ملک آسام لکھتے ہیں

مہربانی کرکے آدہ پاؤ مومیائی اور بھیجدیں۔ تھوڑا عرصہ ہوا میں نے آدہ پاؤ بذریعہ وی پی آپ سے منگوائی تھی۔ (۱۴ دسمبر ۱۹۰۶ء)

مومیائی کے مختصر فوائد مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ۔ درد کمر۔ جریان منی اور ابتدائی سل ودق کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ نوجوان بچے۔ بڈھے اور عورت سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ آدہ پاؤ ۴۸

برقی سٹ اس میں تین شیشیاں ہیں ایک برقی روغن کی جس کے استعمال سے بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے۔ دوسری روغن طلا کی جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہوجاتی ہے اور ضعف کا درد ہوکر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہوجاتا ہے اور تیسری شیشی خوردنی دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا ہے۔

مینجر دی میڈیسن ایجنسی۔ کٹرہ قلعہ امرتسر

کتبخانہ ثنائی

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہند کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے الفاظ کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ... دست عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲

جلد دوم۔ " آل عمران و نسا " ۱۲

جلد سوم۔ " مائدہ سے تا اعراف " ۱۲

جلد چہارم۔ " انفال ... " ۱۲

جلد پنجم۔ " ... "

ترک اسلام مباحثہ دہرمپال کے ترک اسلام کا نہایت معقول و مدلل جواب۔ قیمت ۲

تغلیب الاسلام ہر چہار جلد مکمل مباحثہ دہرمپال نو آریہ کی تنقید الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول و مدلل جواب۔ یہ کتاب عمدہ طریق سے لکھی گئی ہے مرغوب ہی ترکی بترکی جواب دیا گیا ہے۔

مناظرہ نگینہ یہی مباحثہ جسمیں آریوں کو ایسی شکست ہوئی کہ آج تک مباحثہ کی جرات نہیں ہوئی۔ قیمت ۲

مینجر اہلحدیث۔ کٹرہ سفید۔ امرتسر

حسب الحکم مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا